Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم چہارشنبہ
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

فی پرچہ

۵ شعبان ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۰ | ۳۰ شہادت ۱۳۳۱ ہش | ۳۰ اپریل ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۰۲

اخبار احمدیہ

مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب آنکھ کا اپریشن کرانے کے لئے آج ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

—کراچی ۲۹ اپریل پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری غیاث الدین پٹھان نے کہا ہے کہ مخالف پارٹی کو اپنے ذاتی اختلافات ترک کر کے مسلم لیگ سے سمجھوتہ کر لینا چاہئیے۔

وارسک کے مشہور پن بجلی کے منصوبے کو جلد سے جلد عملی جامہ پہنایا جائیگا

وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر کا بیان

پشاور ۲۹ اپریل۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کو ایک بیان دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر نے انکشاف کیا کہ وارسک کے مشہور پن بجلی کے منصوبے کو چند مہینوں کے اندر آخری شکل دے دی جائے گی۔ سردار صاحب موصوف صوبہ سرحد کے پانچ روزہ دورہ پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ وارسک کی سکیم کو معرض التوا میں ڈالنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس سکیم کی زبردست اہمیت کے پیش نظر حکومت چاہتی ہے کہ اس پر عمل کرنے سے پہلے غیر ملکی ماہرین اس سکیم کا اچھی طرح سے جائزہ لے لیں۔ اور اس سلسلے میں ان کا مشورہ حاصل کیا جائے۔ وزیر صنعت نے فرمایا کہ پاکستان کی صنعتی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے کافی مقدار میں سستی بجلی کی فراہمی اشد ضروری ہے۔ اس لئے وزارت صنعت وارسک سکیم کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کر رہی ہے اور اس سلسلے میں مزید تاخیر ناقابل برداشت ہے۔

وزیر صنعت نے مزید فرمایا کہ مرکزی حکومت مشرقی بنگال کے کارن فولی پروجیکٹ کی تکمیل کے لئے بھی ضروری مشینری اور مختلف قسم کے آلات خرید رہی ہے۔ صوبہ سرحد۔ اور بلوچستان کے قبائلی علاقہ کا ذکر کرتے ہوئے سردار صاحب نے کہا کہ حکومت پاکستان قبائلیوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے مؤثر کارروائی کر رہی ہے۔

قبائلی علاقہ میں گھریلو صنعت کو فروغ دینے کے لئے حکومت نے ایک خاص افسر مقرر کیا ہے۔ جس کا ہیڈ کوارٹر پشاور میں ہے۔ اور جس کی امداد کے لئے تربیت یافتہ سٹاف مقرر ہے۔ یہ عملہ گھریلو صنعت کی تدریج و ترقی کے لئے حکومت کی منظور شدہ سکیم کو عملی جامہ پہنائے گا۔ وزیر صنعت نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ گھریلو صنعت کی اہمیت کے پیش نظر حکومت نے موجودہ سال کے بجٹ میں ۱۰ کروڑ روپیہ مخصوص کر دیا ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ معاہدے کی رو سے پنجاب کو مالاکنڈ سے بجلی کی فراہمی شروع ہو جائے گی۔ اور ورگئی سکیم کی تکمیل کے بعد وہاں سے بھی پنجاب بجلی حاصل کر سکے گا۔

—کراچی ۲۹ اپریل پنجاب اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں بچوں کی حفاظت کا بل پیش کیا جائے گا۔ جس کی رو سے حکومت کو تمام ان بچوں کی نگرانی اور تربیت کا حق ہوگا۔ جن کی دیکھ بھال خاطر خواہ طریق پر نہ ہو رہی ہو۔

پنجاب اسمبلی نے مہاجر فنڈ کیلئے ٹیکس عائد کرنے کا بل منظور کر لیا

زرعی انکم ٹیکس کے ترمیمی مسودۂ قانون پر ابتدائی بحث و تمحیص

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۲۹ اپریل۔ پنجاب اسمبلی نے آج مہاجر فنڈ کے لئے ٹیکس عائد کرنے کا بل منظور کر لیا۔ یہ ٹیکس ۱۹۵۲-۵۱ء کی فصل ربیع سے لگایا جائے گا۔ اور سال بھر تک نافذ رہے گا۔ ٹیکس کی شرح مالیہ اور آبیانہ کی مجموعی رقم پر ۲ر فی روپیہ مقرر کی گئی ہے۔ یہ ٹیکس بلا استثنا مہاجر اور مقامی تمام زراعت پیشہ لوگوں سے وصول کیا جائے گا۔ اندازہ ہے کہ اس سے ایک کروڑ تیرہ لاکھ روپے آمدنی ہوگی۔ یہ رقم مہاجرین کی آبادکاری اور ان کو امداد بہم پہونچانے پر خرچ کی جائے گی۔ وزیر مال چوہدری محمد حسین چٹھہ نے بل پر بحث کو ختم کرتے ہوئے ان تمام اعتراضات کا تفصیل سے جواب دیا۔ جو حزب مخالف کے متعدد اراکین کی طرف سے کئے گئے تھے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ مہاجر کاشتکاروں سے اس ٹیکس کی وصولیابی مناسب نہیں ہے آپ نے کہا ۱۹۴۸ء میں جب یہ بل پہلی بار منظور ہوا تھا اس وقت سے اب تک صرف ۲ کروڑ ۶۳ لاکھ ۴۰ ہزار کے قریب روپیہ وصول ہوا ہے۔ اس کے بالمقابل حکومت مہاجرین کی بحالی اور آبادکاری پر دس کروڑ روپے سے زائد رقم خرچ کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ مہاجرین کی نئی بستیوں کی تعمیر پر حکومت مزید ۱۷ کروڑ روپیہ خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اتنے کثیر مصارف کے بالمقابل اگر تھوڑی بہت رقم ٹیکس کی صورت میں مہاجرین سے بھی وصول کر لی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ اگر مہاجرین کو اس ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے۔ تو اس سے آبادی واضح طور پر مہاجر اور غیر مہاجر قسم کے مختلف طبقوں میں منقسم ہو جائے گی ویسے بھی مہاجرین کی مالی اور اقتصادی حالت ۱۹۴۷ء کے مقابلہ میں بہت اچھی ہے۔ اور وہ اس قابل ہیں کہ اس فنڈ میں حصہ لے سکیں۔ جو ان کی فلاح و بہبود کے لئے جمع کیا جا رہا ہے۔ اگر ۱۹۴۸ء میں ٹیکس عائد کیا جا سکتا تھا۔ جبکہ مہاجرین کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔ تو اب جبکہ وہ مالی اعتبار سے

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

مسئلہ تونس میں غیر جانبدار ممالک کی دلچسپی

نیویارک ۲۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے مسئلہ تونس کے سلسلے میں بعض غیر جانبدار ممالک عرب ایشیائی بلاک کی مساعی میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ان ممالک کا خیال ہے تونس کے تمام قوم پرست لیڈروں اور وزیروں کو فوراً رہا کر دیا جائے۔ اور داخلی معاملات میں بھی تونس کو زیادہ سے زیادہ مراعات دے دی جائیں۔ لیکن خارجی اختیارات حسب سابق فرانس ہی کے ہاتھ میں رہیں۔

—نزدیک و دور سے—

طہران ۲۹ اپریل۔ آج ایرانی فوج اور پولیس نے یوم مئی کے مظاہروں کو روکنے کے لئے تمام بڑے بڑے کارخانوں اور ریلوے ورکشاپوں پر قبضہ کر لیا۔ پولیس کے سنگین پہرے کے باوجود بعض مزدور اب بھی مظاہروں کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

برلن ۲۹ اپریل۔ آج روسی مقبوضہ جرمنی کے علاقہ میں روس کے دو لڑاکا ہوائی جہازوں نے فرانسیسی مسافر جہاز پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ جس سے دو مسافر زخمی ہوئے۔ اس واقعہ کے بعد روسی علاقہ سے تمام ہوائی جہازوں کی پرواز روک دی گئی

واشنگٹن ۲۹ اپریل۔ امریکہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ یورپ میں معاہدہ شمالی اوقیانوس کے سابق سپریم کمانڈر جنرل آئزن ہاور کی جگہ لینے والے جنرل رجوے کو ترقی دے کر ۵ سٹار کا جنرل بنا دیا جائیگا اس وقت تک وہ ۴ سٹار کے جنرل تھے۔

کراچی ۲۹ اپریل۔ کراچی میں شعوب المسلمین کی دو روزہ کانفرنس ۱۰ مئی کو منعقد ہونے والی ہے۔ جس میں مصر فلسطین۔ ایران لبنان اور انڈونیشیا کے وفود شرکت کریں گے۔ جامعہ ازہر کی طرف سے ۴ نمائندے اپنے ناظم اعلیٰ کی سرکردگی میں شرکت کر رہے ہیں۔ کانفرنس میں اسلامی ممالک کا ایک آئینی مرکز قائم کرنے کے سلسلے میں غور کیا جائے گا

لاہور ۲۹ اپریل۔ اگلے مہینے کی ۴ تاریخ کو ملتان اور راولپنڈی کے کمشنروں اور لائل پور جھنگ سرگودہا۔ منٹگمری اور ملتان کے کمشنروں کی ایک کانفرنس وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز دولتانہ کی زیر صدارت منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں حالیہ غذائی کانفرنس کے فیصلوں کو مؤثر بنانے کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

حیدر آباد (سندھ) ۲۹ اپریل۔ سندھ کے کئی مشہور ڈاکوؤں نے پیر پگاڑو کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

نفرت و بغض کے طوفان اُٹھانے والو

سردار رشید احمد قیصرانی

— ۱ —

نفرت و بغض کے طوفان اُٹھانے والو
آج پھر پاؤں تمہارے سے زمیں نکلیگی
آج پھر عرش پہ گونجے گی ہماری آواز
آج پھر عرش پہ شمشیرِ خدا چمکے گی

— ۲ —

تم کو معلوم نہیں اُمتِ مرسل کا خروش
اپنی تعداد کے برتے پہ اکڑنے والو
مردِ مومن ہی بناتے ہیں خدا کی تقدیر
اپنے طاغوتی سہاروں پہ مچلنے والو

— ۳ —

تم کو یہ زعم کہ پروردۂ ابلیس ہو تم
ہم کو یہ ناز کہ اللہ کی تلوار ہیں ہم
کتنے زردار بتوں کے ہو پجاری تم لوگ
اور فقط قادرِ مطلق کے پرستار ہیں ہم

— ۴ —

ہم نے اسلام کی عظمت کو اُجاگر کر کے
سینۂ کفر پہ توحید کے جھنڈے گاڑے
تم نے کفار کی سنت پہ عمل کرتے ہوئے
ہر صداقت کے علمدار پہ پتھر پھینکے

— ۵ —

تم نے اغیار کی ناپاک سی دولت کے عوض
اپنے اجداد کے کردار کو بیچا تھا کبھی
جس چمن زار کو ہے خون سے سینچا ہم نے
تم نے اُس پاک چمن زار کو بیچا تھا کبھی

— ۶ —

لیکن اک مردِ جری قائدِ اعظم کے طفیل
طوقِ ابلیس کا درماندہ فسوں ٹوٹ گیا
تم جو لائے تھے مسلماں کو پلانے کیلئے
زہر کا جام وہ از فضلِ خدا چھوٹ گیا

— ۷ —

آج پھر تم نے وہ دیرینہ قبائیں بدلیں
شاداب دور سے پھر لکشمی دیوی بولی
آج پھر تم نے شرافت کا لہو بیچا ہے
آج پھر تم نے سیاست کی پٹاری کھولی

— ۸ —

لیکن اے پاک چمن زار کے ناپاک گردہ
آج پھر پاؤں تمہارے سے زمیں نکلیگی
آج پھر عرش پہ گونجے گی ہماری آواز
آج پھر عرش پہ شمشیرِ خدا چمکے گی

چندہ مسجد واشنگٹن کے متعلق نئی سکیم

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ مسجد واشنگٹن کے بارے میں مجلس مشاورت کے موقعہ پر جس سکیم کا اعلان فرمایا اس کا اجمالاً ذکر اخبار میں آچکا ہے ذیل میں یہ سکیم تفصیل کیساتھ درج کی جاتی ہے۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کے مطابق ہر ماہ رقوم بھجواتے رہیں:-

۱- حضرت اقدس کا منشاء ہے کہ دوستوں کو خوشی کی مختلف تقاریب پر مثلاً نکاح پر۔ شادی پر بیٹے کی پیدائش پر۔ یا امتحان کے پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے

۲- ملازمین- تاجران۔ وکلاء اور زمیندار احباب سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل مطالبات فرمائے ہیں

۱- ملازمین کو چاہیئے کہ جب وہ پہلی ملازم ہوں تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مسجد فنڈ کے لئے دیا کریں۔ اسی طرح ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلے مہینے کی ترقی مسجد فنڈ کے لئے دے دینی چاہیئے۔

۲ تھوک فروش ہر مہینے کی پہلی تاریخ کا پہلا سودا خدا تعالیٰ کے نام پر کریں اور اس کا منافع مسجد فنڈ کیلئے دیدیں خوردہ فروش تاجر ہفتے کے دن کے پہلے سودے کا منافع مسجد فنڈ میں دیں۔

۲؍مئی — بروز جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بروز جمعہ مورخہ ۲؍مئی ۵۲ء تمام جماعتوں میں خطیب صاحبان چندہ مسجد امریکہ کی سکیم کے متعلق خطبہ جمعہ میں تحریک فرمائیں۔ نئی سکیم کی تفاصیل الگ اعلان کی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

۳- پیشہ ور مثلاً وکلا ڈاکٹر کنٹریکٹر وغیرہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی ادا کریں۔ اسی طرح اپنی سابق اوسط آمد کی تعیین کر کے اگلے سال جو زیادتی ہو اس زیادتی کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں ادا کریں۔

۴- مستری- لوہار- مزدور وغیرہ مہینہ کی پہلی تاریخ یا مہینہ کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن جو مزدوری مل جائے اس کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں

۵- زمیندار احباب ایک ایکڑ میں سے ایک کرم کے برابر فصل کی قیمت مسجد فنڈ کیلئے دیں یعنی اگر ایک سو روپیہ کی فصل ہو تو اس میں سے چار آنے دیدیں۔ گندم- کپاس۔ توریہ۔ کماد وغیرہ فصل پر اسی حساب سے اس شرح کے مطابق رقم دی جائے (وکیل المال تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

محترمہ مسعودہ خانم اہلیہ گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل گوجرانوالہ کی درخواست بابت حصول امانت مبلغ ۲۲۵ میاں عبدالرزاق صاحب مرحوم پر بعد ضروری کارروائی کے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ رقم مذکورہ سائلہ موصوفہ کو ادا کر دی جائے۔ لہذا بذریعہ اخبار مرحوم کے ورثاء کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یہ رقم اعلان ہذا کی اشاعت کے بیس روز بعد سائلہ کو ادا کر دی جائے گی

ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

اعلان

جماعت احمدیہ لاہور کے مرکزی دفتر میں ایک ہوشیار کلرک کی فوری ضرورت ہے جو انٹرنس پاس یا مولوی فاضل ہو۔ تنخواہ و الاؤنس صدر انجمن احمدیہ (پاکستان) ربوہ کے منظور کردہ سکیل کے مطابق ہوں گے پنشن یافتہ اصحاب بھی اس آسامی کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ ۲؍مئی ۱۹۵۲ء تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ افسر انچارج دفتر جماعت احمدیہ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳۰ اپریل سنہ ۵۲ء

کمیونزم کا مقابلہ

پچھلے دنوں انجمن اقوام متحدہ کی بنیادی حقوق کی کمیٹی نے ایک قرارداد پیش کی۔ جس کی رو سے تمام چھوٹی بڑی اقوام عالم کے حقوق خود اختیاری حاصل ہوں گے۔ اس کی مخالفت صرف استعمار پسند اقوام برطانیہ۔ فرانس وغیرہ نے کی ہے۔ یہی وہ اقوام ہیں۔ جو امریکہ کے ساتھ مل کر کمیونزم کے خلاف ایک مشترکہ محاذ قائم کرنے کی دعویدار ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ امریکہ نے اپنے انہی ساتھیوں کی خاطر حفاظتی کونسل کے ایجنڈا میں تیونس کے معاملہ کی شمولیت کی خاموش مخالفت کی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ صاف نکلتا ہے۔ کہ امریکہ جو کل تک دوسری اقوام کی آزادی کا حامی تھا۔ حالات موجودہ کے زیر اثر خود ہی استعمار پرستی کا حامی بن گیا ہے۔

اس وقت جمہوریت پسند اقوام کے سامنے جو اہم ترین سوال بلکہ کہنا چاہیئے کہ زندگی اور موت کا سوال ہے۔ یا یہ سمجھئے کہ جمہوری اقوام اس کو اہم ترین سوال کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتی ہیں۔ وہ کمیونسٹ روس کا مشرقی اقوام میں بڑھتا ہوا سیلاب ہے۔ لنکا کے وزیراعظم نے بھی انتخابات کے ضمن میں یہی کہا ہے۔ کہ مقابلہ صرف جمہوریت اور کمیونسٹ پارٹیوں کے درمیان ہے۔ باقی درمیانی پارٹیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اگر ہم دوسرے مشرقی ممالک کو دیکھیں۔ تو یہی کمیونسٹ سوال سب سوالوں سے نمایاں نظر آئیگا۔ چین تو پورا پورا روسی حلقۂ اثر میں آچکا ہے۔ کوریا کی خانہ جنگی بھی اسی سوال کی ہی شاخ ہے۔ وائٹ نام۔ تبت۔ الجزائر بلکہ بھارت اور پاکستان تک اس تیندوے کی تاریں پھیل چکی ہیں۔ انتخابات میں بھارت کے جنوبی علاقوں میں تو کمیونزم کانگرس کے مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کر چکا ہے۔ اور اب کمیونسٹ دوسری پارٹیوں کے ساتھ مل کر کانگرس کے خلاف ایک مضبوط حزب مخالف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ روسی اشتراکی سیلاب دنیا کے امن اور آزادی کے لئے فی الواقعہ ایک عظیم خطرہ ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جمہوریت اگر اس کے نقائص رفع کر دیئے جائیں۔ تو ہر ملک کے لئے بہترین دستور حکومت کی اساس بن سکتی ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ روس کا جب بھی داؤ لگا۔ وہ طاقت سے کم از کم تمام مشرق کو اپنے حلقۂ دام میں پھانس لے گا اور ایک کافی مدت تک ان اقوام کی آزادی سلب ہو جائے گی۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ امریکی بلاک طاقت کا مقابلہ طاقت سے کرنے اور اس کے لئے تیاریاں کرنے میں حق بجانب ہے۔ ان سب باتوں کو تسلیم کرتے ہوئے ہماری دانست میں امریکہ اور اس کے ساتھیوں کا کردار جو وہ مشرقی ممالک کے تعلق میں ظاہر کر رہے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ جمہوریت کے منافی ہے۔ بلکہ اس سے وہ خود اپنے اس مقصد عظیم کی تردید کر رہے ہیں۔ جس کے لئے وہ سب کچھ لگانے کے لئے تیار نظر آتے ہیں۔ اور جس خطرے کے پیش نظر وہ یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ اس کو جلد از جلد لانے میں خود مدد دے رہے ہیں۔

امریکی بلاک کے ارکان جس میں امریکہ کو اب سرگروہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اگر واقعی جمہوری اصولوں کے دل سے حامی ہیں۔ اور وہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ نہ صرف ان کے اپنے ملک بلکہ تمام دنیا کی بہبودی جمہوری اصولوں کی پابندی کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ تو ان کے لئے اس وقت جو سب سے اہم اقدام لینے کا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ روس کی نہ صرف آڈیالوجی کے مقابلہ میں جمہوری اصولوں کی برتری ثابت کریں۔ بلکہ جمہوری اصولوں کی پابندی ان اقوام کے تعلق میں عملاً کر کے دکھائیں۔ جن اقوام میں روس اپنی آڈیالوجی کے پراپیگنڈا کے بل پر جمہوریت کی بنیادوں کو خطرناک حد تک متزلزل کرنے میں کامیاب نظر آتا ہے۔

بے شک اس وقت سیاسی کھیل نہایت پیچیدہ ہو گیا ہے۔ لیکن یہ تمام پیچ اور بل جو کمیونزم کے موثر پراپیگنڈا کی وجہ سے مشرقی ممالک کے معاملات میں پڑ گئے ہیں۔ ان کو سلجھانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ طریقہ اگر اس پر ایمانداری سے عمل کیا جائے۔ تو نہایت آسان بن سکتا ہے۔ یہ ہے کہ جس طرح بنیادی حقوق کی کمیٹی نے تمام اقوام کے حق خود اختیاری کو تسلیم کیا ہے۔ امریکی بلاک اس کی نہ صرف پوری پوری حمایت کرے۔ بلکہ فوری طور پر اس کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے موثر اقدامات کرنے کے لئے زمین ہموار کرنے میں اپنا پورا زور لگا دے۔

جب تک ان مشرقی ممالک کے دلوں میں خود اعتمادی کا جذبہ پیدا نہ ہوگا۔ جو صرف اس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ انہیں تمام استبدادی اور استعماری دستبرد سے محفوظ کر دیا جائے۔ اس وقت تک روسی سیلاب کے مقابلہ میں جمہوری محاذ ناقابل شکست حد تک محفوظ نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اب تک امریکی بلاک نے جو کچھ بھی کیا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو۔ اس اشتباہ سے مبرا نہیں ہے۔ کہ امریکی بلاک یہ سب کچھ محض اپنے مفاد کے لئے کر رہا ہے۔ اور اسے نیک نیتی اور بے غرضی سے کوئی تعلق نہیں۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک سے دوسری جنگ عالمگیر کے بعد سے امریکی بلاک نے جو سلوک روا رکھا ہے۔ ان میں سے ایک ایک بات ایسی ہے۔ جو ان ممالک کو امریکی بلاک سے بدظن کرنے کے لئے کافی ہے۔ ریاست اسرائیل کا قیام۔ ایران کے تیل اور مصر کے مسائل ہی کچھ اس بداعتمادی کے اسباب مہیا نہیں کرتے۔ بلکہ اب امریکہ کا تیونس کے معاملہ میں رویہ اس نازک بلبلے کو ٹھیس پہنچانے میں اور بھی مہلک ثابت ہوا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا امریکی بلاک ان ممالک کو پست اور محکوم و غلام رکھ کر صرف ڈنڈے کے زور سے اپنا ساتھی بنائے رکھنا چاہتا ہے۔ یا آزادی اور حق خود اختیاری کو تسلیم کر کے ان میں خود اعتمادی کے جذبہ کو ابھار کر منصفانہ اور مساویانہ سطح پر ان سے معاہدے کر کے روسی خطرہ کے مقابلہ کے لئے ان سے طوعی امداد کو مناسب سمجھتا ہے۔ اگر اس کا مدعا پہلا ہے۔ تو خواہ اس کے پاس کتنی بھی طاقت کیوں نہ ہو۔ ایک نہ ایک دن اس کو شکست اٹھانا پڑے گی۔ اور اس کے ساتھ سب کچھ وہ بھی تباہ ہو جائے گا۔ جس کی حفاظت کے لئے وہ آج اپنا کھڑا ہونا دنیا سے منوانا چاہتا ہے۔ اور کمیونزم کا بھوت نہ صرف ان ممالک سے اٹھے گا۔ بلکہ خود اس کے اندر سے سر نکالے گا۔ لیکن اگر وہ نیک نیتی سے جمہوری اصولوں پر ایمان رکھتا ہے۔ تو وہ ضرور اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا کرے گا۔ اور استبداد اور استعمار پرستانہ ذہنیت کو جو اس بلاک کے اکثر ارکان کی مہلک بیماری ہے کچل دے گا۔ اور دنیا کے سامنے حقیقی جمہوریت کا نمونہ پیش کر کے روسی آڈیالوجی کو ان سرزمینوں سے نکال دے گا۔ جو آج روس کا موثر ترین ہتھیار ہے۔ اور جس سے یہ بلاک باوجود اپنی غیر معمولی طاقتوں کے رعشہ براندام ہے۔

کیا حکومت کو خبر ہے؟

ذیل میں ہم اخبار "بے باک" سرگودھا ۱۲ اپریل کا ایک ادارتی نوٹ بلا تبصرہ شائع کرتے ہیں۔

انتشار کانفرنس کے بعد سرخوں کا یہ معمول ہو گیا ہے۔ کہ وہ ہر جمعہ کو نماز کے بعد مسجد سے باہر نکلتے ہوئے ایک جلوس کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جس میں سر ظفر اللہ مردہ باد۔ سر ظفر اللہ کو نکال دو کی قسم کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ اب کی مرتبہ بھی ایسا ہی کیا گیا۔ آنریبل وزیر خارجہ کو وزارت سے نکال دینے کے یہ مظاہرے اس بناء پر کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ "مرزائی" ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کیا وہ اب مرزائی بنے ہیں۔ اور کیا انہوں نے پاکستان کے مفاد کے خلاف کوئی فعل کیا ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس سے قبل ایسے مظاہرے کبھی نہیں ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان مظاہروں کے پس پردہ کوئی اور ہاتھ کارفرما ہے۔ ہمیں یہ سمجھ نہیں آتی۔ کہ حکومت کے ایک اہم ترین رکن کے خلاف ہر جمعہ کو پبلک طور پر مظاہرے کرائے جاتے ہیں۔ مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ ہمیں معلوم ہے۔ کہ صرف سرگودھا کے سرخے مظاہروں کے ذریعے سے ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ لیکن ان مظاہروں کو دیکھنے والے سرگودھا کے عوام آخر عوام ہیں۔ وہ چہ میگوئیاں کرتے ہیں۔ کہ کیا حکومت ان مظاہروں سے بے خبر ہے۔ اگر یہ مظاہرے کسی سازش کا نتیجہ نہیں ہیں۔ تو پھر حکومت کیوں ایک اعلان کے ذریعہ سے اپنے وزیر خارجہ کی پوزیشن واضح نہیں کرتی۔ وزارت خارجہ کی پیشکش ان کی خدمت میں خود کی گئی تھی۔ اور ان کی مسلمہ قابلیت اور دیانت کے پیش نظر قائداعظم مرحوم نے ان کا انتخاب کیا تھا۔ اگر اب وہ قابل یا دیانتدار نہیں ہیں۔ تو حکومت خود انہیں الگ کر سکتی ہے۔ آخر ان مظاہروں کا مطلب کیا ہے۔

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی وفات پر تعزیتی قراردادیں

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال پر مختلف اداروں اور جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے نہایت کثرت کے ساتھ تعزیتی قراردادیں آئی ہیں۔ جن میں اس عظیم جماعتی صدمہ پر اظہار رنج و غم کے ساتھ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کے ساتھ خصوصیت سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ جگہ کی قلت کی وجہ سے تعزیتی قراردادیں بھیجنے والی جماعتوں کے صرف نام درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

جماعت گوجرانوالہ۔ لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن۔ جماعت ڈیرہ غازیخاں۔ جماعت کبیر والہ ملتان۔ جماعت بالاکوٹ۔ خدام الاحمدیہ حلقہ الف ربوہ۔ جماعت گوکھووالی چک ۲۷۶۔ جماعت انجینئرنگ سکول رسول۔ فضل عمر ہوسٹل لاہور۔ مجلس انصار اللہ کراچی۔ مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

حضرت ام المومنین ادام اللہ فیوضہا

تاروں اور خطوط کے جواب میں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

حضرت ام المومنین ادام اللہ فیوضہا کی وفات پر جماعت کے مخلصین کی طرف سے جن میں صحابی بھی شامل ہیں اور غیر صحابی بھی۔ بچے بھی شامل ہیں اور بوڑھے بھی۔ عورتیں بھی شامل ہیں اور مرد بھی۔ ہمارے خاندان کے مختلف افراد کے نام بے شمار تاریں اور خطوط پہنچ چکے ہیں اور روزانہ پہنچ رہے ہیں۔ یہ ہمدردی کے پیغامات نہ صرف غربی اور شرقی پاکستان کے ہر حصہ سے آ رہے ہیں۔ بلکہ قادیان اور دلی اور لکھنؤ اور حیدرآباد اور مالیر کوٹلہ اور مونگھیر اور کلکتہ اور بمبئی اور مدراس اور ہندوستان کے دوسرے حصوں اور بلاد عربی اور براعظم ایشیا اور افریقہ اور یورپ اور امریکہ کے مختلف ملکوں سے اس طرح چلے آ رہے ہیں۔ جس طرح کہ ایک قدرتی نہر اپنے طبعی بہاؤ میں بہتی چلی جاتی ہے۔ اور پھر ان اصحاب میں صرف ہماری جماعت کے دوست ہی شامل نہیں بلکہ غیر مبائع اور غیر احمدی اور غیر مسلم سب طبقات کے لوگ شامل ہیں

میں انشاء اللہ فرصت ملنے اور یکسوئی میسر آنے پر سب دوستوں اور ہمدردوں کو انفرادی خطوط کے ذریعہ جواب بھجوانے کی کوشش کروں گا۔ گو جہاں تک جماعت کے دوستوں کا سوال ہے انہیں ہماری طرف سے کسی شکریہ کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ غم ان کا اور ہمارا مشترکہ غم ہے۔ حضرت ام المومنین ادام اللہ فیوضہا جس طرح ہماری ماں تھیں۔ اسی طرح ان کی بھی ماں تھیں۔ بیشک حضرت اماں جان کے ساتھ ہمارا رشتہ دوہرا تھا۔ یعنی جسمانی رشتہ بھی تھا اور روحانی بھی تھا۔ اور اس رشتہ کی گہرائی کو صرف خدا ہی جانتا ہے۔ لیکن بہرحال ام المومنین (یعنی مومنوں کی ماں) ہونے کے لحاظ سے وہ سب احمدیوں کی مشترکہ ماں تھیں۔ اس لئے اس موقعہ پر احمدی اصحاب کا شکریہ ادا کرنا دراصل ان کے اخلاص کی ہتک کرنا ہے۔ والدہ کی وفات پر ایک بھائی دوسرے بھائی کی ہمدردی کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ بلکہ مشترکہ صدمہ میں ایک دوسرے کے قریب ہو کر ایک دوسرے کا سہارا بننے کی کوشش کرتا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی اس بھاری قومی صدمہ میں ایک دوسرے سے قریب تر ہو کر اور ایک دوسرے کے لئے دعا کر کے اس بوجھ کو ہلکا کرنے کی کوشش کریں جو حضرت ام المومنین کی الم ناک وفات نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈال دیا ہے اور اس گہرے زخم کو تازہ کر دیا ہے۔ جو آج سے چوالیس سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے مخلصین کے دلوں کو پہنچا تھا۔ اور اسکے ساتھ قادیان کی یاد بھی اپنی پوری شدت کے ساتھ تازہ ہو کر دلوں کو بے چین کر رہی ہے۔

اس باہم مواسات کا بہترین طریق یہ ہے کہ ہم خدا تعالےٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کر کے اور اس کے دین کی خدمت میں اپنی کوششوں کو تیز تر بنا کر اس روحانی مرہم کی تلاش کریں۔ جو خالقِ فطرت نے اپنی یاد میں ودیعت کر رکھی ہے فرضینا باللہ ربا و بمحمد نبیاً و بالاسلام دیناً و باحمد اماماً و الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

پس احمدی بھائی بہنوں کو تو اس درس وفا کے یاد دلانے کے سوا کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ میں اس موقعہ پر تمام ان شریف غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس صدمہ میں ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کر کے ہمارے بوجھ کو ہلکا کرنے اور ہمارے غم زدہ دلوں کو تسکین پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء و ھداھم الی صراط الحق والتقویٰ

میں انشاء اللہ حسب توفیق عنقریب حضرت ام المومنین کے مقام اور فیوض اور برکات اور اخلاق اور اصول تربیت کے متعلق ایک مضمون لکھکر احباب کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کرونگا۔ و باللہ التوفیق وھو المستعان۔ فی الحال دعا کی درخواست کے ساتھ دوستوں سے رخصت چاہتا ہوں۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶/۴/۵۲

حضرت اماں جان رض

(از صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

مہتاب اپنی منزلیں طے کرتا ہوا غروب ہوگیا اور شاہسوار حیات زندگی کی وادیوں میں روپوش ہوگیا۔ آپ کی صحبت قصہ ماضی بنکر رہ گئی۔

آہ! اماں جان کیوں سینکڑوں بلکہ ہزاروں سے منہ موڑ کر چلی گئیں۔ ہمیں داغ مفارقت دیکر ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگئیں۔

عجیب بھیانک رات تھی۔ جس دن اماں جان بستر مرگ پر بے چینی سے کروٹیں لے رہی تھیں۔ نزع کی حالت سے پانچ یا دس منٹ پہلے آپ کی نگاہوں میں جنبش ہوئی۔ اور آپ نے اپنی آنکھیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چہرہ پر مرکوز کر دیں جو کہ آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے کہا میرے لئے دعا کرو اس کے بعد یہ عظیم وجود چند اکھڑے اکھڑے سانسوں کے بعد اپنے حقیقی مولا سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت ام المومنین کی وفات کے معاً بعد مختلف اخبارات اور رشتہ داروں کو اطلاع دی گئی۔ اس رات آپ کی نعش کو صحن میں ہی رکھا گیا۔ سارے خاندان کے افراد کی رات کو باری باری ڈیوٹی تھی۔ اگلے دن برف وغیرہ سے آپ کا کمرہ اس قدر سرد کر دیا گیا کہ کمرہ کا ٹمپریچر ۴۰° ہوگیا۔ پیر کا دن اور رات آپ کو کمرہ میں رکھا گیا۔ اور اگلے دن یعنی منگل کے روز صبح کو اس قدر دردناک منظر تھا کہ احاطہ قلم سے باہر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امانت ہمارے درمیان سے اٹھائی جا رہی تھی۔ باوجود سخت ضبط کے چیخیں نکل رہی تھیں۔ ہچکیوں سے سانس اکھڑے جا رہے تھے۔ اور اس شدید صدمہ کے باعث قدم بوجھل ہو رہے تھے۔ آپ کی نعش ساڑھے چار بجے صحن میں لاکر رکھدی گئی۔ خاندان کے افراد باری باری جاتے اور جذبہ محبت سے اپنے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے آپ کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور ساون کی جھڑی لگ جاتی ایک طوفان تھا جو زور لگا رہا تھا۔ باہر نکلنے کے لئے ایک چشمہ تھا۔ جو آنکھوں کے راستے ابل ابل کر بہہ رہا تھا۔ کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ ہو کوئی دل ایسا نہ تھا جو رو نہ رہا ہو۔ کوئی شخص ایسا نہ تھا جو اس زبردست سانحہ سے متاثر نہ ہوا ہو۔ پونے پانچ بجے آپکا جسم اطہر تابوت میں رکھدیا گیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ آپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا گیا حضور تقریباً دس منٹ تک آپ کے سرہانے کھڑے دعا میں مصروف رہے۔ آخر اس تمام مومنوں کی ماں کو قانون قدرت کے تحت ہمیشہ ہمیش کے لئے مادی آنکھوں کو دیکھنے سے محروم کر دیا گیا۔

اُف! کبھی وہ دن تھا جب کہ آپ زندہ سلامت اس گھر میں رہنے کے لئے داخل ہوئی تھیں۔ مگر آج میٹھی نیند سوئی ہوئی۔ ہمیں روتا ہوا چھوڑ کر اپنے محبوب حقیقی سے ملاقات کے لئے جا رہی تھیں۔

حضرت ام المومنین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر الفت تھی۔ کہ جب بھی ہمارے میں سے کوئی آپ کی طبیعت پوچھنے کے لئے جاتا تو حدیثیں سنانے کے لئے کہا کرتیں۔ اکثر جب میں جایا کرتا تھا۔ تو کہا کرتی تھیں کہ کچھ سناؤ۔ مطلب یہ ہوتا کہ احادیث سناؤ۔ جتنا عرصہ آپ کے پاس رہتا احادیث سناتا رہیں یا مرزا رفیع احمد صاحب اور سید محمود احمد صاحب اکثر حدیثیں سنانے جایا کرتے) جب اٹھنے لگتا تو فرماتیں "اور" یعنی تم اتنی جلدی جا کیوں رہے ہو۔ میری پیاس تو ابھی بجھی نہیں۔

زندہ دلی تقاضا عمر کے باوجود بے حد تھی جب کہ انسان اس عمر میں چڑچڑا۔ غصہ ور ہو جاتا ہے۔ اور طبیعت میں تنگی آجاتی ہے۔ آپ خود لطائف سناتیں اور سنتیں۔

جب بہت زیادہ طبیعت کمزور ہوگئی اور بیماری کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ جسم میں نقاہت اور کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ کھانا بہت کم کھانے لگی تھیں۔ بسا اوقات ایک لقمہ کھا کر ہی ہاتھ روک لیتیں۔ اگر میں اسوقت آپ کے پاس ہوتا۔ تو کہتا اماں جان آپ ایک لقمہ کھائیں تو میں ایک لطیفہ سناؤنگا اس طرح بعض اوقات بڑی مشکل سے چند لقمے اور کھا لیتیں۔ ایک دن ایک لطیفہ بہت رک رک کر اور ضعف کے باوجود سنایا۔ فرمایا۔

"ایک دن بیربل سے کسی نے پوچھا شجاعت اچھی ہے یا حواس؟ اس نے کہا "حواس" کیونکہ اگر حواس نہ ہوں تو شجاعت کیا کرے گی"۔

بس یہ مختصر سا خاکہ ہے جو میری ناچیز ہستی نے آپ کے متعلق کھینچا ہے۔ آئیں ہم سب ملکر دعا کریں

"اے مولا آپکے روحانی مدارج کو رفعت بخش اور جو انعامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام علیہ السلام کے لئے مخصوص تھے۔ ان سے آپ سرفراز کر اور درجات میں اتنی ترقی دے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ پائیں۔ آمین ثم آمین

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال

اذکر نعمتی رأیت خدیجتی

آپ کی عمر قمری سال کی رو سے نوے سال ہوئی

(از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج محکمہ تالیف و تصنیف سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

(۲)

حضرت ام المومنین رض کا خدیجہ نام رکھنے میں حکمت

اللہ تعالیٰ نے الہام اشکر نعمتی رأیت خدیجتی میں آپ کو خدیجہ کا نام ان مشابہتوں کی وجہ سے دیا جو آپ میں اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا میں پائی جاتی تھیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب میں فرماتے ہیں:۔

"خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے جیسا کہ اس جگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا اور نیز اس طرف اشارہ تھا کہ وہ بیوی سادات قوم میں سے ہوگی۔"

پس جیسے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض حضرت فاطمۃ الزہراء اور ان کے بیٹوں حضرت امام حسن اور امام حسین علیہم السلام جیسی مبارک نسل کی ماں ہوئیں۔ اسی طرح اس زمانہ کی خدیجہ بھی ایک اور نورانی نسل کی ماں ہیں جن میں سے ایک وہ بیٹا بھی ہے جو اپنے اندر آسمانی روح رکھتا ہے اور مؤید بروح القدس ہے۔

(۲) جیسے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی قبل از دعویٰ نبوت ہوئی اور کئی سال بعد جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے مقام پر سرفراز فرمایا تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض اول المصدقین ہوئیں اور ہر رنگ میں اشاعت دعوت اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بٹایا۔ لوگوں سے گالیاں کھائیں طعنے سہے تکلیفیں اٹھائیں لیکن آپ کے صبر و استقامت میں فرق نہ آیا۔ طوفان مخالفت اٹھے مصائب کی آندھیاں چلیں۔ لیکن آپ کے ایمان راسخ کو متزلزل نہ کر سکیں۔ اسی طرح حضرت ام المومنین رض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت سے پہلے آپ کے عقد نکاح میں آئیں۔ اور جب کئی سالوں کے بعد آپ نے دعویٰ کیا تو آپ بھی اول المصدقین ہوئیں اور ہر رنگ میں حضرت اقدس کے اشاعت دعویٰ میں ممد ثابت ہوئیں اور بوقت ضرورت اغراض سلسلہ میں اپنا زیور بھی پیش کیا اور دہلی میں جو آپ کی جائداد تھی وہ بھی پیش کی۔ علاوہ ازیں آپ کے حق میں بھی دشمنان احمدیت نے نہایت سخت برے کلمات کہے۔ گالیاں دیں۔ الزامات لگائے۔ بہتان تراشے اور مخالفت کی کوئی انتہا نہ چھوڑی لیکن آپ کے پائے ثبات واستقلال میں ذرہ جنبش نہ آئی اور جبل راسخ کی طرح آپ کے ایمان کو کوئی چیز متزلزل نہ کر سکی۔

(۳) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض سے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شادی ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال تھی اور جب آپ چالیس برس کے ہوئے تو خدا تعالیٰ نے آپ کو نبوت و رسالت عطا فرمائی۔ اور بعثت نبوی کے دسویں سال حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض نے وفات پائی گویا شادی کے بعد ۲۴ سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض نے اکٹھے زندگی بسر کی۔ چنانچہ نیاز فتح پوری اپنی کتاب صحابیات صفحہ ۲۳ میں بحوالہ اسد الغابہ لکھتے ہیں۔

"حضرت خدیجہ نکاح کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ۲۴ سال رہیں۔"

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شادی حضرت ام المومنین رض سے نومبر ۱۸۸۴ء مطابق ۱۳۰۲ھ کو ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مئی ۱۹۰۸ء مطابق ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ وفات پائی اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اس زمانہ کی خدیجہ رض نے بھی شادی کے بعد ۲۴ سال اکٹھے زندگی بسر کی۔

(۴) حضرت خدیجہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اولاد ہوئی اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے۔

"کان لہ صلے اللہ علیہ وسلم الطیب والمطیب ولدا فی بطن والطاھر والمطھر ولدا فی بطن ذکرہ صاحب الصفوۃ فیکونون علی ھذا احد عشر"

(تاریخ الخمیس جلد ۱ صفحہ ۳۰۸)

یعنی ابراہیم اور قاسم اور عبد اللہ اور زینب رقیہ ام کلثوم اور فاطمہ رض کے علاوہ طیب اور مطیب اور طاہر اور مطہر جوڑے پیدا ہوئے تھے اور اس لحاظ سے آپ کی اولاد گیارہ بنتی ہے۔ ابراہیم جو ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے ان کو چھوڑ کر باقی دس حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ام المومنین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دس بچے عطا فرمائے جن میں حسب پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء "بعض کم عمری میں فوت بھی ہوں گے" پانچ بچے صغر سنی میں وفات پا گئے جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

عصمت۔ بشیر اول۔ شوکت۔ مبارک احمد۔ امۃ النصیر

اور اس وعدہ کی تکمیل کے لئے کہ

"تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔"

پانچ کو اللہ تعالیٰ نے لمبی زندگی عطا فرمائی اور وہ یہ ہیں (۱) حضرت مصلح موعود بفضل عمر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (۲) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (۳) حضرت مرزا شریف احمد صاحب (۴) حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ (۵) اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی عمر میں برکت دے اور ہر قسم کی شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے امام حسین علیہ السلام کے متعلق فرمایا

"حسین سبط من الاسباط" (ترمذی)

یعنی امام حسین رض ایک بہت شاخوں والا درخت ہے۔ سبط کے معنے قبیلہ اور درخت کے بھی ہوتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ امام حسین رض کی اولاد کثرت سے ہوگی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ:۔

"میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر لائے ہیں جو پھلدار ہے اور جب مجھ کو دیا تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا جو بیدانہ یا درخت توت کے مشابہ تھا۔ اور نہایت سبز تھا اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا اور پھل اس کے نہایت شیریں تھے اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے۔ مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا اور کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا۔ میں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔"

اس خواب میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت اولاد دئیے جانے کا وعدہ دیا تھا۔ اور اس میں پھولوں کے شیریں ہونے سے مراد وہ بچے تھے جا سکتے ہیں جو صغر سنی میں وفات پا گئے مگر اپنی ذاتی استعدادوں کے لحاظ سے وہ نہایت شیریں تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تمام بچے بشارتوں کے مطابق دئیے اور بعض ایسے بچوں کو جو صغر سنی میں وفات پا گئے خدا تعالیٰ نے الہامات کے ذریعہ انکی مخفی قابلیتوں اور استعدادوں کا ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کثرت سے نسل کے وعدہ کو پورا فرمایا اور اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین رض کے لڑکوں اور لڑکیوں اور پھر ان کے بچوں اور بچیوں کی تعداد ملا کر زندہ افراد کی تعداد ۹۳ تک پہنچتی ہے۔ بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہماری دعا ہے کہ

بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
مولا کے یار ہوویں حق پہ نثار ہوویں

(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے حضرت خدیجہ رض کے متعلق احادیث میں مروی ہے کہ انہیں جنت کی بشارت دی گئی تھی۔ جبرائیل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ میری طرف سے اور خدیجہ رض کے رب کی طرف سے اسے سلام کہیں۔

"وبشرھا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیھا ولا نصب" متفق علیہ

اور اسے جنت میں ایک گھر دئیے جانے کی بشارت دیں جو موتیوں سے بنا ہوا ہے اس میں نہ شور ہے اور نہ تکان۔

اسی طرح حضرت ام المومنین رض کی نسبت بھی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں جنت کی بشارت دی تھی فرمایا۔ "یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ" اے احمد تو اور تیری بیوی جنت میں رہو۔ اس الہام میں آپ کے اور آپ کی رفیق حیات کے جنتی ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ اسی طرح فرمایا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"والدہ صاحبہ کہتیں میرے آنے پر ہی خدا کی یہ برکت نازل ہوئی ہے ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس فقرہ سے لذت پاتے تھے۔ کیونکہ وہ برکت اس الہام کے ماتحت ہوئی کہ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ پہلا آدم تو نکاح کے بعد جنت سے نکالا گیا تھا لیکن اس زمانہ کے آدم کے لئے نکاح جنت کا موجب بنایا گیا ہے۔ چنانچہ نکاح کے بعد ہی آپ کی ماموریت کا سلسلہ جاری ہوا۔ خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی عظیم الشان پیشگوئیاں کرائیں اور آپ کے ذریعہ دنیا میں نور نازل کیا اور اس طرح آپ کی جنت وسیع ہوتی چلی گئی۔"

(سیرۃ حضرت ام المومنین حصہ دوم صفحہ ۱۵۹)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بارہا بشارت دی انی معک و مع اھلک انک منی و اھلک کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں یعنی میں تمہاری تائید و نصرت کروں گا۔ پھر فرمایا کہ تو میرے ساتھ اور اسی طرح تیرا اہل بھی۔ یعنی تم دونوں میری توحید کی اشاعت کیلئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو۔ اس قسم کے الہامات سے جو مختلف اوقات میں نازل ہوئے حضرت ام المومنین رض کے خدا کی حفاظت میں ہونے اور آپ کے نہایت اعلیٰ روحانی مقام پر فائز ہونے اور آپ کے جنتی ہونے کا پتہ لگتا ہے۔

(باقی آئندہ)

مغربی افریقہ میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیاں

پاکستان کو روشناس کرانے میں احمدی مبلغین کا نمایاں حصہ

(مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مبلغ سیرالیون)

(۲)

چوتھا ذریعہ تبلیغ کا ڈاکٹر ہیں۔ سارے سیرالیون میں ۹ ڈاکٹر ہیں۔ لیکن آبادی دو ملین کی ہے۔ عیسائی مشن اپنے ساتھ ڈاکٹر لے جاتے ہیں۔ اور جہاں ڈاکٹر ہوتا ہے۔ وہاں ہسپتال بن جاتا ہے۔ اس قسم کے ہسپتال فری ٹاؤن روٹفونک کا ملو جیسے ۔ یگ بماں میں واقع ہیں۔ اور بعض ہسپتالوں کو پانچ پانچ ہزار پونڈ سالانہ گرانٹ ملتی ہے۔ اس ذریعہ تبلیغ میں ہم کوئی قدم نہیں اٹھا سکے۔ ہمارے پاس ڈاکٹر نہیں۔ معمولی معمولی ڈسپنسر وہاں اچھی آمدن پیدا کر رہے ہیں۔ اگر ہم ہماری جماعت کے نوجوان ڈسپنسر کا کام سیکھ کر وہاں چلے جائیں۔ تو جہاں مشن کی آمد میں زیادتی ہو گی سو وہاں ہماری تبلیغ بھی بڑھ جائے گی۔

پانچواں ذریعہ تبلیغ کا عورتیں ہیں۔ عیسائی مبلغین اپنے ساتھ عورتیں بھی لے آتے ہیں۔ جو مقامی عورتوں کو جا کر عیسائیت سکھاتی ہیں۔ اور پھر انہیں مبلغ بناتی ہیں اس ملک میں عورتوں کی کثرت ہے۔ اور عورتیں کثرت سے تجارت وغیرہ کرتی ہیں۔ عیسائی عورتیں عورتوں میں تبلیغ کر کے نہ صرف عیسائیت کو پھیلا رہی ہیں۔ بلکہ وہ مشن کی مالی طاقت کو بھی مضبوط کر رہی ہیں۔ ہمارے مبلغین کی عورتیں ساتھ نہیں جاتیں۔ جس کی وجہ سے ہم اس رنگ میں ابھی بہت پیچھے ہیں۔ اسلامی تعلیم کی وجہ سے ہم عورتوں کو مخاطب نہیں کرتے اور ان سے میل جول نہیں رکھتے ہم ان کے خاوندوں کے ذریعہ انہیں تبلیغ کرتے ہیں۔ اب ہمارے ایک مبلغ کی بیوی بھی ساتھ گئی ہیں ان کے جانے سے مشن کو خاطر خواہ فائدہ ہوا ہے۔ عیسائیوں نے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے چلے سکولوں کے علاوہ خالص لڑکیوں کے سکول بھی کھولے ہیں۔ تعلیم کا اور ذریعہ نہ پا کر مسلمان مجبور ہیں کہ اپنی لڑکیاں ان سکولوں میں بھیجیں۔ لیکن یہ لڑکیاں ان مشن سکولوں کے اثر سے شادی سے پہلے عیسائی بن جاتی ہیں۔ میں نے کئی ماں باپ ایسے دیکھے ہیں۔ جو مخلص مسلمان ہیں۔ لیکن ان کی لڑکیاں عیسائی ہیں۔ ہم نے اس وقت ایک زنانہ کلاس کھولی ہے۔ اور اس وقت دو عرب خاندانوں کی عورتیں اور بعض افریقین عورتیں بھی اس کلاس سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔

چھٹا ذریعہ تبلیغ کا پریس ہے۔ ہمارے پاس کوئی اپنا پرنٹنگ پریس نہیں۔ کتابیں شائع کرنے کے لئے ہمیں دوسرے پریسوں کا دست نگر ہونا پڑتا ہے۔ معمولی اشتہارات بعض دفعہ ڈپلیکیٹر پر شائع کر لیتے ہیں۔ (ڈیلی میل) فری ٹاؤن میں میں نے ملکی اخبارات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور مختلف اوقات میں میں نے متعدد مضامین اسلامی تعلیم کے متعلق شائع کروائے ہیں۔ بعض اخبارات اسلام کے خلاف بھی لکھتے رہتے ہیں۔ ایسے مضامین کا جواب انہی اخبارات میں شائع کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی اخبار جواب شائع کرنے سے انکار کر دے۔ تو وہی مضمون دوسرے اخبار میں اس نوٹ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے کہ فلاں اخبار نے یہ مضمون شائع کرنے سے انکار کیا ہے۔

ایک ذریعہ تبلیغ کا جو میں نے اختیار کیا۔ وہ براڈکاسٹنگ ہے۔ مغربی افریقہ میں سب سے پہلے مجھے براڈکاسٹنگ کرنے کی توفیق ملی۔ اور بعد میں متعدد دفعہ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور اس کا فائدہ یہ ہوا۔ کہ لوگوں نے اپنے اپنے گھروں پر ریڈیو کے ذریعہ میری تقاریر سنیں۔ اور ان میں سے بعض اسلامی تعلیم سے متاثر ہوئے۔ اور اس کا انہوں نے مجھ سے وقتاً فوقتاً ذکر بھی کیا۔ وہاں عربی میں خطبات پڑھنے کا رواج ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ بعض ملّاں بھی ان خطبات کے سمجھنے کے ناقابل ہوتے ہیں۔ ان لیکچروں کا اثر یہ ہوا۔ کہ بعض غیر احمدی مسلمانوں نے مجھے بتایا۔ کہ اگر تم یہاں نہ آتے اور اسلام کی صحیح تعلیم سے ہمیں روشناس نہ کراتے۔ تو ہم عیسائی ہو جاتے ان لوگوں پر یہ چیز واضح ہو گئی ہے۔ کہ اسلام کا صحیح علم صرف احمدیوں کے پاس ہے۔

تبلیغی مشکلات ہمارے رستہ میں سب سے بڑی روک لوکل چیف ہیں۔ چونکہ ہم صحیح اسلامی تعلیم پھیلاتے ہیں۔ اور اس سے ان کی آزادی میں فرق پڑتا ہے۔ اس لئے انہیں ہم سے نفرت ہے۔ ہم روکوپر میں جو ہمارا پہلا مرکز ہے اپنی مسجد تعمیر نہ کر سکے۔ ایک مسجد تعمیر کروائی تھی۔ جو مقدمہ کے ذریعہ دوسرے مسلمانوں نے لے لی ہے۔ لیکن ہمارا اسکول وہاں قائم ہے۔ جس سے مقامی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

دوسری مخالفت ملّاؤں کی ہے۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بجھ چکی ہے۔ اور لوگوں پر واضح ہو چکا ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم صرف احمدی پیش کر رہے ہیں۔ اور بعض لوگ اگرچہ احمدی نہیں ہوتے۔ لیکن احمدیت کی علی الاعلان تبلیغ کرتے ہیں۔ اور بلا خوف یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر احمدی اس ملک میں نہ آتے تو ہم عیسائی ہو جاتے۔

تیسری مخالفت جو ہمارے لئے پوٹنشل طور پر بھی مضر ہے وہ مشنوں کی مخالفت ہے۔ عیسائی مشن اگرچہ آپس میں بٹے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمارے مقابلہ میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہ مشن حکام پر یہ اثر ڈالتے رہتے ہیں۔ کہ احمدی لوگ ہمارے مفاد کے خلاف ہیں۔ اس لئے ان کو دبا دیا جائے بہتر ہے۔

... نے بتایا میں جب افریقہ گیا تو مجھے پہلے پہلے روکوپر رکھا گیا۔ مولوی نذیر احمد صاحب نے وہاں ایک سکول قائم کیا تھا۔ اس پر گھاس کی چھت تھی۔ اور ابتدائی سکول تھا۔ میں نے اسے سکنڈری اور اس پر عمدہ چھت ڈلوائی۔ محکمہ تعلیم کے ایک افسر نے معائنہ پر نہایت شاندار ریمارکس دیئے۔ ہمارے سکول کی ترقی غیر احمدیوں کو بھی اور انہوں نے عیسائیوں کو اکسا کر وہاں ایک سکول کھلوایا۔ جو انہیں جلد ہی بند کرنا پڑا۔ وہ دوبارہ امریکن مشن کے پاس گئے۔ اور انہیں مجبور کیا۔ کہ وہ روکوپر میں ایک سکول کھولیں۔ لیکن تین ماہ کے بعد نہ صرف انہیں وہ سکول بند کرنا پڑا۔ بلکہ پانچ اور سکول بھی بند کرنے پڑے۔ اور اب تک کسی مشن کو وہاں آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

میں جب روکوپر میں تھا۔ تو فری ٹاؤن بھی آیا کرتا تھا۔ یہ سفر کشتی پر کرنا پڑتا تھا۔ پھر بگبو کا میں بھی رہا۔ پھر پورٹ لوکو میں رہا۔ اس کے بعد منڈے میں رہا۔ اور بعد میں میری ٹرانسفر گولڈ کوسٹ میں کر دی گئی۔ لیکن جب ماسٹر عبدالرحیم صاحب خلیل ربوہ تشریف لائے۔ تو مجھے واپس سیرالیون بھیجا گیا۔ اور فری ٹاؤن میں تعینات کیا گیا۔ میں نے دو سال تک وہاں کام کیا۔ فری ٹاؤن میں جماعت کے لئے مجھے زمین خریدنے کی بھی توفیق ملی۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل نے ایک مسجد شروع کی تھی۔ جو تشنۂ تکمیل تھی۔ اسے مکمل کرنے کی مجھے توفیق ملی۔ اسی طرح مشن ہاؤس بھی بنایا۔

سیرالیون کے متعلق تاثرات: صوفی صاحب موصوف نے بتایا۔ افریقہ میں احمدیت کے لئے وسیع میدان ہے۔ پیشہ ور کی وہاں قلت ہے۔ اگر احمدی دندان ساز۔ ریڈیو ساز۔ ڈاکٹر گھڑی ساز اور دوسرے پیشہ ور وہاں چلے جائیں۔ تو نہ صرف یہ لوگ۔ اپنے لئے کافی آمد پیدا کر سکتے ہیں۔ بلکہ تبلیغ کے لئے بھی مفید وجود بن سکتے ہیں۔

دوسرا ذریعہ ترقی کا تجارت ہے۔ وہاں ہندو سینکڑوں کی تعداد میں تجارت کر رہے ہیں۔ یہ لوگ سرمایہ لے کر نہیں گئے تھے۔ بلکہ بعض کمپنیوں نے بطور ملازم انہیں بلایا تھا بعد میں انہوں نے ملازمتیں چھوڑ دیں۔ اور اپنی دکانیں کھول لیں۔ وہاں پر انہوں نے نہ صرف روپیہ کمایا۔ بلکہ اپنا کلچر بھی بنا لیا ہے۔ اگر ہمارے دوست بھی وہاں چلے جائیں۔ تو ومن يهاجر في سبيل الله يجد في الارض مراغما كثيرة وسعة کے مطابق انہیں وہاں ترقی کے ذرائع میسر آ سکیں گے

سب سے آخری ذریعہ ترقی کا دعا ہے۔ حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہے غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو جو کام دعا سے ہو سکتا ہے۔ وہ مادی ذرائع سے نہیں ہو سکتا۔ جب ہماری جماعت روحانیت کی دعویدار ہے تو اسے اس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ اور دعاؤں میں لگا رہنا چاہیئے۔ کہ خدا احمدیت کا بول بالا کرے اور ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو اس میں

وی پی کا طلب کرنا

اپنے آپ کو اور سلسلہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ سیدھا اور محفوظ طریق یہ ہے۔ کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائے۔ اس سے وقت کی بچت ہوتی ہے۔ کیونکہ وی۔ پی طلب کرنے کیلئے پہلے ایک کارڈ یا لفافہ دفتر کو لکھتے ہیں۔ جو دو یا تین دن میں دفتر کو ملتا ہے۔ پھر دفتر ہذا کی طرف سے وی۔ پی بھجوایا جاتا ہے۔ جو آٹھ۔ دس دن میں طلب کنندہ کے پاس پہنچتا ہے طلب کنندہ کے وی پی چھڑا لینے کے بعد بعض دفعہ تو صرف آٹھ دس دن میں رقم دفتر ہذا میں پہنچتی ہے مگر خریدار اسی دن سے پرچہ کا منتظر رہتا ہے۔ کہ جس دن اُسنے وی پی چھڑایا تھا۔

بسا اوقات وی پی چھڑائے جانے کے بعد ڈاکخانہ کی دفتری کاروائی یا غفلت میں پھنس جاتا ہے۔ اس لئے دفتر اس لحاظ سے معذور ہو جاتا ہے۔ کہ اس کے پاس رقم نہیں آئی۔ اور خریدار اس لحاظ سے پریشان ہونے میں ایک حد تک حق بجانب ہوتا ہے کہ وہ ڈاکخانہ کو رقم دے چکا ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ وی پی کا خرچ (منی آرڈر کی فیس کے علاوہ) مزید پانچ آنہ خریدار کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

پس وی پی منگوانے میں ایک تو اٹھارہ بیس دن کا انتظار کرنا دیا بعض صورتوں میں جبکہ وی پی ڈاکخانہ میں پھنس جائے مہینوں کا انتظار، دگنا خرچ اور گمشدگی کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر منی آرڈر میں ایک خریدار چار یا پانچ دن میں بہت کم خرچ پر پرچہ جاری کرا سکتا ہے۔ آپ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجواتے ... ہوئے کوپن پر جو چاہیں لکھ دیجئے۔ رقم ملتے ہی پرچہ جاری کر دیا جائے گا۔ آپ کو انتظار نہ کرنا پڑیگا نئے خریدار خصوصاً وی پی منگوانے سے اجتناب فرمائیں اور اپنے آپ کو اور دفتر ہذا کو نقصان، رقم اور وقت سے محفوظ رکھیں۔ (مینیجر)

سمندر پار کے خریداران

نوٹ فرمالیں

موجودہ شرح ڈاک خانہ کی رُو سے سمندر پار کے پیکٹوں پر چار آنہ فی پیکٹ خرچ آتا ہے۔ اِس لحاظ سے قیمت اخبار تیس روپیہ سالانہ کم ہے یکم مئی ۵۲ء سے قیمت معہ محصولڈاک -/۳۳ روپے سالانہ ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں قیمت اخبار میعاد کے اندر اندر آنی اشد ضروری ہے۔ بعض دفعہ کئی کئی بار یاددہانی کرانی پڑتی ہے اور یہ خرچ بھی خریدار کے ذمہ ہوتا ہے (مینیجر)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں وی۔ پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔

نومبائع عورت سے شادی کیلئے انتظار کی شرط

جنوبی ہند کے انچارج مبلغ کی چِٹھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کے حضور پیش کی گئی۔ اس چِٹھی میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ جس طرح نومبائع کے رشتہ کے لئے ایک سال کی انتظار ضروری ہے۔ اسی طرح نومبائع عورت سے شادی کے لئے بھی کم از کم ایک سال کی شرط ضرور قرار دی جائے۔ خصوصاً مالابار میں جہاں عورتوں کی نسبت نہایت ہی کم ہے۔ اور عمدہ شوہر ملے۔ تو کئی عورتیں احمدیت میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اگر ان کے رشتہ کا انتظام کیا جائے۔ (مختصراً) حضور نے جواباً فرمایا:۔

"قیاس مع الفارق ہے۔ اگر غیر احمدی عورتیں احمدی ہوتی ہیں۔ تو یوں صرف انصاف قائم رہنا چاہیئے"

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے حضور کا ارشاد شائع کیا جاتا ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ۔ ربوہ)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اُس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے۔ اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے پتہ روانہ فرمائیے۔ (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کردیں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

درخواست دعا

میری دادی جان بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (منور احمد جاوید مغل پورہ)

"دو اصولی باتیں"

(از مولوی ابو الاعلیٰ مودودی صاحب بحوالہ ترجمان القرآن مارچ ۵۲ء)

پہلی بات یہ ہے۔ کہ جو لوگ کسی شخص کی عبارات کو توڑ مروڑ کر اور ان کے ساتھ کچھ اپنی من گھڑت باتیں ملا کر پہلے اس کی ایک غلط پوزیشن بناتے ہیں۔ اور پھر خود اپنی ہی بنائی ہوئی اس پوزیشن پر حملہ کرتے ہیں۔ ان کی اس حرکت سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ وہ تین قسم کی کمزوریوں میں مبتلا ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اخلاق و ذہن کے اعتبار سے نامرد ہیں۔ ان میں یہ جرأت نہیں ہے۔ کہ آدمی کی اصلی پوزیشن پر حملہ کر سکیں۔ اس لئے پہلے وہ اس کی ایک ایسی کمزور پوزیشن تبلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس پر حملہ کرنا آسان ہو۔ پھر بہادروں کی سی شان کے ساتھ اس پر دھاوا بول دیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ بے حیا ہیں۔ انہیں اس کی کچھ پروا نہیں ہے۔ کہ جن لوگوں کو اس شخص کی اصلی پوزیشن معلوم ہے۔ وہ ان کی اس کاریگری کے متعلق کیا رائے قائم کریں گے۔ ان کی نگاہ میں بس یہ کامیابی کافی ہے۔ کہ کچھ ناواقف لوگوں کو وہ غلط فہمی میں مبتلا کر دیں۔ تیسرے یہ کہ وہ خدا کے خوف اور آخرت کی جواب دہی کے احساس سے بالکل فارغ ہیں۔ ان کے لئے جو کچھ ہے۔ بس پبلک ہے۔ جسے دھوکا دیکر اگر وہ اپنا کام نکال لے گئے۔ تو گویا انہیں فلاح حاصل ہوگئی۔ ادھر کوئی عالم الغیب اگر جانتا ہے۔ کہ انہوں نے کن افترا پردازیوں سے اپنا کام نکالا ہے تو جانا کرے۔ نامردی اور یہ بے حیائی اور یہ ناخدا ترسی جن لوگوں کے طرز عمل میں صاف جھلک رہی ہو۔ ان کو اپنا مقابل بنانے کے لئے ہم کسی طرح تیار نہیں ہیں۔ وہ اگر ساری عمر بھی ہم پر حملے کرنے ہی کھپا دیں۔ تو شوق سے کھپاتے رہیں۔ ہم کبھی ان کا جواب نہ دیں گے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ قومی مسائل ہوں یا علمی مسائل ان میں اگر آدمیت اور معقولیت کے ساتھ گفتگو کی جائے۔ تو دلیل کا جواب دلیل ہی سے دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کے مباحثے مفید و نتیجہ خیز بھی ہوتے ہیں۔ اور دلچسپ بھی۔ ان میں ہم احقاق حق اور افہام و تفہیم کے لئے بھی حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ اور طلب علم اور طلب حق کے لئے بھی۔ ہمیں اپنی ہی بات منوانے پر اصرار نہیں۔ دوسرے کی بات معقول و مدلل ہو۔ تو ہم کھلے دل سے اس کو مان لیں گے۔ مگر جو لوگ دلیل سے کم اور گالی سے زیادہ کام لیں۔ جو زبان کھولتے ہی پہلے آدمی کی عزت پر حملہ کریں۔ جن کی تقریر کا اصل مدعا آدمی کو بدنیت اور بے ایمان ثابت کرنا ہو۔ اور جنہیں کوئی ذلیل سے ذلیل تہمت تراشنے میں بھی تامل نہ ہو۔ ان کو کسی علمی یا قومی مسئلے میں بحث کا مخاطب بنانا کسی شریف اور معقول آدمی کے لئے تو ممکن نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کی باتوں کا جواب دینے کی فرمائش جو لوگ ہم سے کرتے ہیں۔ ان کی اس فرمائش سے ہمیں شبہ ہوتا ہے۔ کہ وہ یا تو ہمیں بھی اسی قماش کا آدمی سمجھتے ہیں۔ اور یہ ہماری توہین ہے۔ یا خود شرافت اور ذلت کا فرق محسوس نہیں کرتے۔ اور یہ ان کی اپنی توہین ہے۔

از ابو الاعلیٰ مودودی صاحب بحوالہ ترجمان القرآن بابت مارچ ۱۹۵۲ء بحوالہ طلوع اسلام صفحہ ۵۹ و ۶۰ بابت ماہ اپریل ۱۹۵۲ء مرسلہ عبد الرحمٰن صابر از گوجرانوالہ)

تحریک جدید کی مطبوعات

ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ ہمیشہ سلسلہ کا لٹریچر خریدتا رہے۔ سلسلہ کی کتب ایک ہتھیار ہیں۔ جن کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ تحریک جدید کی مندرجہ ذیل کتب ہمارے پاس موجود ہیں۔ خود بھی خریدیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی خریدنے کی تحریک کریں۔

(۱) تفسیر کبیر پارہ اول نو رکوع -/۸/۶ روپے (۲) تفسیر کبیر پارہ عم حصہ سوم -/۸/۶ روپے۔
(۳) تفسیر سورۃ کہف -/۸/۱ روپیہ (۴) نیو ورلڈ آرڈر (انگریزی) -/-/۱ روپیہ۔
(۵) اسلام اور ملکیت زمین -/۸/۲ روپے۔ (وکیل التجارت ربوہ ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت

میرا لڑکا ملک عبد القادر آج مورخہ ۲۴ اپریل کو تقریباً دو ماہ بیمار رہ کر وفات پاگیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ عزیز نے اپنے پیچھے ایک چھوٹی بچی دو سال کی چھوڑی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ پسماندگان کا خود کفیل ہو۔ اور اس کو اپنے فضل سے بخشش فرماوے۔ اور ہم کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔
(خاکسار ملک غلام نبی قادیانی حال مقام ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

اینگلو مصری تنازعہ کے سلسلہ میں کسی ٹھوس اور نئی تجویز کی امید نہیں

لنڈن ۲۹ اپریل۔ اتوار کی چھٹی کے بعد کل شام ایڈن سٹیونسن اور بور کی بات چیت پھر شروع ہوئی۔ مگر ذمہ دار حلقوں کو کوئی توقع نہیں ہے کہ چند دنوں کے اندر اندر کوئی ٹھوس اور نئی تجویز مرتب ہو جائے گی

عمرو پاشا لنڈن کے ایک نرسنگ ہوم میں داخل ہونے والے ہیں۔ مگر انہیں بظاہر یہ توقع معلوم ہوتی ہے کہ جلد ہی مسٹر ایڈن انہیں طلب کریں گے۔ دریں اثناء انہوں نے اینگلو مصری تجارت میں دلچسپی لینے والے ممتاز لوگوں سے رابطہ پیدا کرنا شروع کر دیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مدبرین جس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں وہ حل ہونے کے قریب ہے۔

لیکن سرگرمیوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تعطل نہیں پیدا ہوا۔ سوڈان کی رائے کے اظہار سے بھی یہاں نمایاں اثر پڑا ہے۔ اگرچہ سرکاری حلقے اس ضمن میں خاموش ہیں۔ لیکن ترجمان اس کو ناممکن قرار نہیں دیتے کہ سوڈانیوں کو بھی گفت و شنید میں شریک کیا جائیگا۔

اس بات کی تصدیق بھی کسی طرح نہیں ہوئی کہ قاہرہ میں وزیر اعظم مصر اور مسٹر ایڈن کے درمیان براہ راست بات چیت کا انتظام ہو رہا ہے۔ (اسٹار)

بحرین پر ایرانی دعویٰ کی تردید

بغداد ۲۹ اپریل۔ حکومت عراق نے بحرین پر ایرانی دعویٰ کو مسترد کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عراق حکومت کے نام ایک مراسلہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ بحرین عرب علاقہ ہے اور ایران کا اس کے معاملات میں دخل انداز ہونے کا کوئی حق نہیں۔ حکومت عراق نے ایران کے ان اعتراضات کو بھی تسلیم نہیں کیا کہ عراق بحرین میں قونصل خانہ قائم نہ کرے

ایران نے گذشتہ ہفتے حکومت برطانیہ کے نام ایک مراسلے میں بحرین پر اپنے دعویٰ کا اعادہ کیا تھا۔ (اسٹار)

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے اعزاز میں موتمر عالم اسلامی کی طرف سے دعوت

کراچی ۲۹ اپریل۔ موتمر عالم اسلامی ۲ مئی کو چوہدری ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کے اعزاز میں دعوت دے رہی ہے جس میں اسلامی ملکوں کے سفیر اور حکومت پاکستان کے وزیر شامل ہوں گے۔ (اسٹار)

مسٹر ایڈن شام و لبنان جائیں گے

۲۹ اپریل۔ مقامی باخبر حلقوں کی توقع ہے کہ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن آئندہ ماہ کے آغاز میں شام و لبنان کا دورہ کریں گے باور کیا جاتا ہے کہ شاید آپ عرب ممالک کے دورہ کے سلسلہ میں دمشق اور بیروت بھی جائیں۔ سیاسی حلقوں کا نظریہ ہے کہ اس دورے کا مقصد مشرق وسطے کے مسائل کو حل کرنے اور علاقائی دفاعی انتظامات میں برطانوی دلچسپی ہے (اسٹار)

اقوام متحدہ کو بھارت کا انتباہ

نیویارک ۲۹ اپریل۔ بھارتی مندوب راجیشور دیال نے ایشیائی افریقی لاطینی امریکی اور NATO کے بعض ممالک کو ایک مراسلہ کے ذریعہ انتباہ کیا ہے کہ اگر عالمی اداروں میں بڑی طاقتیں چھوٹی طاقتوں کے پیش کردہ مسائل پر بحث کی اجازت نہ دیں گی تو اقوام متحدہ کا شیرازہ بکھرنے کا اندیشہ ہے۔

مسٹر دیال نے شکایت کی ہے کہ اقوام متحدہ میں یہ عادت پیدا ہوتی جا رہی ہے کہ بڑی طاقتیں اپنے مفاد کے مطابق اختلافی مسائل پر بحث کرتی ہیں یا انہیں پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتیں اس رویے سے لیگ آف نیشنز کی افسوسناک یاد آنے لگتی ہے

بھارتی مندوب کے مراسلہ میں انتباہ کیا گیا ہے کہ کسی فنی طریقہ کار کی وجہ سے اہم اختلافی مسائل کے پیش کرنے کی اجازت نہ دینے سے اقوام متحدہ کی استقامت کو خطرہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ فوجی یا اقتصادی ترقی کے قطع نظر تمام بڑے یا چھوٹے ممالک میں خوف اور بداعتقادی کو دور کیا جائے۔ (اسٹار)

مشرق وسطیٰ کو بھارتی برآمدات

دمشق ۲۹ اپریل تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ گذشتہ چند سالوں سے مشرق وسطے کو بھارتی برآمدات میں برابر اضافہ ہو رہا ہے

۱۹۵۱ء میں شام اور لبنان نے ۰۰۰،۰۰ لم شامی لیرا کا پٹ سن خریدا اور ۰۰۰،۰۰ را کا کھوپرے کا تیل لبنان کو جانے والے بھارتی مال کی مالیت بھی زمانہ قبل از جنگ سے دوگنی ہو گئی ہے۔ اس زمانے میں سالانہ ۰۰۰،۰۰۰،۶ لیرا کا سامان منگوایا جاتا تھا (اسٹار)

اسرائیل کو عرب سے تیل نہیں مل رہا

بیروت ۲۹ اپریل۔ ٹیپ لائن کمپنی کی طرف سے سرکاری طور پر تصدیق کی گئی ہے کہ اسرائیل کو سعودی عرب سے کوئی تیل نہیں مل رہا اور لبنان کی بندرگاہ سیڈون سے دنیا کے مختلف حصوں کو تیل روانہ کیا جاتا ہے۔ (اسٹار)

حکومت پاکستان نے اون پر برآمدی محصول منسوخ کر دیا

اس سال اون کی قیمتیں بہت زیادہ گر گئی تھیں

کراچی ۲۸ اپریل۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق حکومت پاکستان نے اون پر موجودہ ۲۵ فیصدی برآمدی محصول منسوخ کر دیا ہے۔ اس حکم پر ۲۹ اپریل سے عمل درآمد ہوگا

پاکستان کے تمام تاجروں نے اون کے محصول کی منسوخی کو سراہا ہے۔ یہ محصول دسمبر ۱۹۵۰ء میں لگایا گیا تھا۔ جب کوریا کی جنگ اور امریکہ کی ذخیرہ اندوزی کے سبب بکری ٹیکس میں ۶ ½ فی صدی اور محصول میں ½ فیصدی کا اضافہ کیا گیا تھا۔ گزشتہ سال کوریا کی جنگ اور امریکہ کی ذخیرہ اندوزی کے سبب حکومت پاکستان کو ½ کروڑ روپے کا فائدہ ہوا تھا۔

اس سال بین الاقوامی مانگ کی کمی کے سبب اون کی قیمتیں بہت زیادہ گر گئیں۔ یہاں تک کہ مارچ ۱۹۵۱ء میں اون کا بھاؤ ۹۵ روپے تھا۔ اور اب ۸۳ روپے ہے۔

اون کی قیمتوں میں زیادتی کے سبب پاکستان کے قالینوں کی اون کی تجارت پر بہت زیادہ اثر پڑا تھا اور تاجروں نے حکومت سے اون کے برآمدی محصول کی منسوخی کا مطالبہ کیا تھا۔ تاکہ پاکستانی اون ہندوستان اور ارجنٹائن کی اون سے مقابلہ کر سکے

سوڈانی مزدور لیڈروں کی گرفتاری

خرطوم ۲۹ اپریل۔ حکومت سوڈان کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سوڈان ورکرز فیڈریشن نے فیصلہ کیا تھا کہ عام ہڑتال کی جائے۔ اس پر حکومت نے فیڈریشن کی عاملہ کے ۱۱ کارکنوں کو گرفتار کر لیا ہے قائمقام سول سیکرٹری نے اسمبلی میں بتایا کہ انہیں پوچھ گچھ کے لئے حراست میں لیا گیا ہے اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ فیڈریشن مزدوروں کو ترغیب دلا رہی ہے۔ کہ وہ غیر قانونی ہڑتال میں شریک ہوں تشدد کریں اور اسلحہ لے کر فساد کا مظاہرہ کریں۔

سوڈان یونائیٹڈ فرنٹ پارٹی کے جس میں مصر کی حامی اتحادی پارٹیاں بھی شریک ہیں تین ارکان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان پر دو کانداروں کو ہڑتال میں شریک کرنے کے لئے ہراساں کرنے کا الزام ہے سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ فیڈریشن نے اپنے صدر اور نائب صدر کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ہڑتال کا بندوبست کیا تھا۔ مگر انہوں نے باغیانہ اور اشتعال انگیز تقریریں کرنے کے بعد ایک سال کے لئے نیک چلنی کی ضمانت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

— بغداد ۲۸ اپریل۔ عراق کے سابق وزیر خارجہ اور عراقی وفد کے لیڈر نے امید ظاہر کی ہے کہ عرب ممالک کا دورہ کرنے والے ہسپانوی مشن اور عرب ممالک کے درمیان موجودہ بات چیت سے عربوں اور سپین کے

بقیہ صفحہ اول

نسبتاً اچھی حالت میں ہیں۔ اس ٹیکس کے عائد کئے جانے کے لئے پہلے سے زیادہ وجہ جواز موجود ہے۔

وزیر مال کی تقریر سے قبل عبدالستار خان نیازی نے اپنے مخصوص انداز میں نئے زرعی ٹیکسوں کی وصولیابی کو شرعی اعتبار سے قابل اعتراض ٹھہرایا۔ اور اس امر پر زور دیا کہ حکومت عشر کے سوا کوئی اور ٹیکس وصول نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا اس خاص بل سے زیادہ مجھے اس طریق کار پر اعتراض ہے۔ جس طریق کار پر اس ضمن میں حکومت عمل پیرا ہے کیونکہ اس سے یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ گویا حکومت کے نزدیک نہ تو کوئی خاص اصول موجود ہیں۔ اور نہ ہی کوئی ایسی روایات پہلے سے قائم ہیں۔ جن پر عمل کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔ حزب مخالف نے بہت سی ترامیم بھی پیش کیں جو منظور نہ ہو سکیں۔

مہاجر فنڈ ٹیکس بل منظور ہونے کے بعد وزیر مال چوہدری محمد حسین چٹھہ نے زرعی انکم ٹیکس کے ترمیمی مسودہ قانون پیش کرنے کی اجازت مانگی۔ جناح عوامی مسلم لیگ کے میاں عبدالباری اور شیخ محمد امین نے مذکورہ مسودہ قانون کو زیر غور لانے کی مخالفت کی بالآخر ایوان کی اکثریت نے اس بات کے حق میں رائے دی کہ مسودہ قانون کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔ اس کے بعد اجلاس دوسرے روز نو بجے صبح تک ملتوی کر دیا گیا

نیوز پرنٹ کو درآمدی پابندیوں سے آزاد کر دیا جائے

کراچی ۲۸ اپریل۔ پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ ڈالر کے علاقہ سے درآمد کئے جانے والے نیوز پرنٹ سے درآمدی پابندیاں ہٹالی جائیں۔ تاکہ اخبارات کی صنعت کو جن مشکلات سے دوچار رہنا پڑ رہا ہے ان میں کمی ہو۔